

5196 - شاد#1740; ک#1740; ناکام#1740; کے خوف سے ابتدام#1740; ن مانع حمل

گول#1740; ان استعمال کرنا

سوال

کیا عورت کے لیے شادی سے قبل مانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائز ہیں کہ کہیں حمل ہو جائے اور پھر شادی ناکام ہونے کی بنا پر طلاق ہو جائے اور وہ بچہ کے ساتھ باقی رہے ؟
کیا شب زفاف میں خاوند کو بتانا واجب ہے کہ وہ گولیاں استعمال کرے گی ؟
تو کیا اوپر بیان کی گئی کی روشنی میں یہ جائز ہے کہ شادی کے صرف پہلے برس مانع حمل گولیاں استعمال کی جائیں ، احتمال ہے کہ کہیں شادی ناکام نہ ہو جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جب طبی طور پر یہ ثابت ہے کہ مانع حمل گولیاں استعمال کرنے میں عورت کو نقصان اور ضرر ہوتا ہے تو اس بنا پر مانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائز نہیں چاہیے وہ شادی سے قبل ہوں یا پھر شادی کے بعد ، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ ضرر سے بچنا چاہیے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو ۔

لیکن اگر ایسا ہو سکے کہ کوئی ایسی گولیاں تیار کر لی جائیں جو نقصان اور ضرر سے خالی ہوں تو پھر ہو سکتا ہے ۔

اور رہا مسئلہ منع حمل کا تو اس بار میں گزارش ہے کہ شادی کے شروع میں یہ گمان کرتے ہوئے کہ کہیں شادی ناکام نہ ہو جائے کسی ایسے وسیلہ سے حمل روکنا جو نقصان دہ نہ ہو اس میں بہت سی محذورات پائی جاتی ہیں :

۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بدشگونی اور بدفالی ہے ، اس لیے کہ اس نے ناکامی کی توقع کی ہے ۔

۔ ہو سکتا ہے اس سے خاوند اور بیوی کے مابین سوء معاشرت پیدا ہو ، اور دونوں طرف سے شر محسوس کیا جائے

گا ، کیونکہ یہ تو معروف اور معلوم ہے کہ نکاح کے مقاصد میں نسل کا ہونا شامل ہے ، اور جب کسی معین سبب کی وجہ سے اس میں تاخیر ہو خاوند اور بیوی کے مابین تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے ، اور پھر جب خاوند پر یہ انکشاف ہو کہ بیوی کا یہی مقصد ہے تو تعلقات اور زیادہ کشیدہ ہو جاتے ہیں ۔

۔ عورت کے ہاں حمل ہی ایک ایسی چیز ہے جو اس کے خاوند اور اولاد کے لیے محبت و مودت اور رحم دلی کا شعور پیدا کرتی ہے ، تو جب حمل کو یہی روک دیا جائے تو پھر اس کے برعکس صفات پیدا ہونگی ۔

۔ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے عزل یا پھر حمل کی نالی بند کروانے میں یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں طرفین یعنی خاوند اور بیوی کی رضامندی شامل ہونی چاہیے ، اس لیے کہ دونوں کو بچہ حاصل کرنے کا حق ہے ، اس لیے عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت و رضامندی کے بغیر حمل ادویات استعمال کرے ۔

۔ ناکامی کے خوف اور معاشرے میں کثرت طلاق کو اس طریقہ سے ختم نہیں کیا جاسکتا ، بلکہ اس کا علاج تو یہ ہے کہ خاوند کا اختیار صحیح ہو ، اور وہ شروط جو شریعت نے خاوند اور بیوی میں رکھی ہیں وہ تلاش کرنی چاہییں اور پھر منگتر کو دیکھنے کا موقع دینا چاہیے کیونکہ یہ نکاح کے بعد محبت و مودت کے حصول کا سبب ہے ، اور اس کے علاوہ دوسرے وسائل بھی ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہمارے معاملات میں آسانی و ہدایت پیدا فرمائے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم .